www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
	ظلم کرنا	دیکھیے "بے انصافی کرنا"
		ع
۱	عاجز آنا	عَجَزَ - عَيَّ - اِسْتَكَانَ (۳)
۲	عاجزی کرنا	اَخْبَتَ - خَشَعَ - خَضَعَ - تَضَرَّعَ (۴)
۳	عالم	عَالِم - اَحْبَار - قِسِّيسِيْن (۳)
۴	عبادت گاہیں	صَوَامِع - بِيَع - صَلَوَات - مَسَاجِد (۴)
۵	عذاب سزا	عذاب - عِقاب - بأس - نکیر - نکال - وبال - مثلت (۷)
۶	عذاب دینا	عذّب - نکّل (۲)
۷	عذاب کی اقسام	حُسْبَان - حَاصِب - صَيْحَة - رَجْفَة - رِجْز - خَسْف (۶)
۸	عزت بخشنا	اَعَزَّ - اَكْرَمَ - كَرَّمَ (۳)
۹	عزت والا - معزز	اَكْرَم - مُكَرَّم - حرام اور مُحَرَّم - وَجِيه (۴)
۱۰	عقل عقلمند	حِجْر - عَقْل - حُلُم - اُولی الالباب - اُولی الابصار - اُولی النهٰی (۶)
۱۱	عقل کھو دینا	اِسْتَفَزَّ - اِسْتَخَفَّ (۲)
۱۲	عورت	اُنْثٰی - اِمرأة - نِسَاء - نِسْوَة (۴)
۱۳	عہد - وعدہ	وعدہ - وعید - موعدة اور میعاد - عہد - ذمّة - اِصْر - میثاق - عقود (۶)
		غ
۱	غار	غار اور مغارات - کہف (۲)
۲	غافل ہونا کرنا	غفل اور اغفل - سَهَا - سَمَدَ - اَلْهٰى (۴)
۳	غالب آنا ہونا کرنا	ظَهَرَ - عَزَّ - غلب - اِسْتَعْلٰى - قَهَرَ (۵)

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
	غائب ہونا	دیکھیے "چھپنا"
۴	غبار	غَبَرَة - نَقْع - هَبَاء (۳)
	غروب ہونا	دیکھیے "چھپنا"
	غرور کرنا	" "اترانا"
۵	غصہ	سَخَط - غَيْظ - غضب - حرد (۴)
۶	غصہ دلانا	اَسْخَطَ - غَاظَ - اَسَفَ (۳)
۷	غم	غم - حُزْن - بَثّ (۳)
۸	غمگین ہونا	حَزِنَ - اَسِيَ - اَبْلَسَ - اِسْتَيْئَسَ (۴)
۹	غور کرنا	تَفَكَّرَ - تَدَبَّرَ - تَفَقَّهَ - اِدَّكَرَ - اِسْتَنْبَطَ (۵)
		ف
۱	فائدہ دینا	نَفَعَ - مَتَّعَ - رَبِحَ - مآرب (۴)
۲	فتح ہونا۔دینا	فَتَحَ - اَظْفَرَ (۲)
	فخر کرنا	دیکھیے "اترانا"
۳	فراخی۔آسودگی	مَيْسَرَة - طَوْل - بَسْطَة - سَعَة (۴)
۴	فراخ ہونا۔کرنا	رَحُبَ - وَسِعَ - تَفَسَّحَ (۳)
۵	فرشتہ	مَلَك - رُوح (۲)
۶	فرق	بُعْد - تفاوت (۲)
۷	فرقہ۔گروہ	فِرْقَة - فریق - طائفة - نَفَر - شِيعَة - اُنَاس (۶)
	فرمانبرداری کرنا	دیکھیے "اطاعت کرنا"
۸	فریادرسی	اِسْتَجَابَ - اَصْرَخَ (۲)
۹	فریاد کرنا	استصرخ - استغاث (۲)
۱۰	فساد کرنا۔ڈالنا	اَفْسَدَ - عَثَا - نَزَغَ (۳)
۱۱	فضول باتیں کرنا	اَلْغٰى - خَاضَ - فَكِهَ - سَمَرَ - هَجَرَ (۵)
۱۲	فضول خرچی کرنا	اَسْرَفَ - بَذَّرَ (۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کہتے ہیں جو اپنی ملکیت اور قبضہ میں ہو (اور مَلِك بادشاہ کو کہتے ہیں کہ پبلک اس کے قبضہ اور تصرف میں ہوتی اور وہ اس کا منتظم ہوتا ہے) قرآن میں ہے:

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا۔ (۲۰/۸۷) (بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ سے) کہا ہم نے اپنے اختیار سے تم سے وعدہ خلاف نہیں کیا۔

یعنی سامری فریب سے ہم سے زیورات لے کر اور بچھڑا بنا کر کچھ اس طرح ہم پر مسلط ہو گیا تھا کہ ہمیں اپنی مرضی سے اپنی چیزوں میں بھی تصرف کرنے کا اختیار ہی نہ رہا۔

۳۔ وَلَایَۃ: (و مفتوحہ کے ساتھ، اور اگر و مکسورہ یعنی وِلَایَۃ ہو تو اس کا معنی ملک، سلطنت یا بادشاہی ہے) اور وَلَایَۃ بمعنی کسی کام کا متولی ہونا (مف) اور الولاء بمعنی وہ میراث جو اپنے آزاد کردہ غلام سے حاصل ہو (مف) اور وَلَایَۃ کا لفظ قرآن میں وراثت کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ مہاجرین اولین اور انصار میں جب مواخاۃ کا سلسلہ قائم ہوا تو وہ ایک دوسرے کے وارث بھی ہوتے تھے۔ لیکن بعد میں یہ احکام ختم کردیے گئے اور حقیقی وارثوں کو ہی اصل وارث قرار دیا گیا۔ (دیکھیے سورۂ انفال ۷۲)

نیز قرآن نے مولیٰ (ج موالی) وارث کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ (۴/۳۳) اور ایسے مال کے لیے جس کو والدین اور رشتہ دار لوگ چھوڑ مریں ہم نے ہر ایک کے لیے وارث مقرر کر دیے ہیں

گویا وَلَایَۃ کا لفظ مَلْك سے بہت زیادہ وسیع مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

هُنَالِكَ الْوَلَایَۃُ لِلّٰهِ الْحَقِّ (۱۸/۴۴) یہاں (سے ثابت ہوا کہ) حکومت سب خدائے برحق کی ہے (جالندھری)
یہاں سب اللہ ہی کو اختیار ہے (عثمانیؒ)

۴۔ اَمْكَنَ: مکان بمعنی جگہ۔ موضع۔ درجہ اور اَمْكَنَ اور مَكَّنَ دونوں کے معنی کسی کو کسی جگہ پر قدرت دینا۔ اختیار دینا اور قادر بنانا ہے (منجد) اور امکن الامر بمعنی کسی کام کو ممکن اور آسان بنانا ہے۔ (منجد)

گویا اَمْكَنَ میں اختیار کے ساتھ جگہ یا مقام کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَاِنْ یُّرِیْدُوْا خِیَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ (۸/۷۱) اگر یہ لوگ تم سے دغا کرنا چاہیں گے تو یہ پہلے ہی خدا سے دغا کر چکے ہیں۔ تو اللہ نے ان کو (تمہارے) قبضے میں کر دیا (جالندھری)
تو اس نے ان کو پکڑوا دیا۔ (عثمانیؒ)

ماحصل: (۱) خِیَرَۃ۔ دو یا زیادہ چیزوں میں سے ایک کو انتخاب کر لینے کا اختیار۔
(۲) مَلْك: کسی چیز میں تصرف کرنے کا اختیار
(۳) وَلَایَۃ: کسی چیز کے جملہ اختیارات کا کسی شخص کے قبضہ میں ہونا۔
(۴) اَمْكَنَ: جب اختیار میں مقام یا جگہ کا تصور بھی موجود ہو۔

۱۶۔ اختیار کرنا

کے لیے اِسْتَحَبَّ اور تَحَرّٰی کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ وَزْن اور موازین: وَزَنَ بمعنی کسی چیز کو تولنا۔ وزن کرنا۔ اور وَزْن وُہ بوجھ جو ترازو کے کسی پلڑے میں تلنے کے لیے رکھا جائے۔ اور میزان بمعنی ترازو بھی اور مقدارِ وزن بھی (ج مَوَازِین) (مف۔ منجد) ارشادِ باری ہے:

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ (۱۰۱/۶) — تو جس کے اعمال کے وزن بھاری نکلیں گے وُہ دلپسند عیش میں ہو گا۔

ماحصل: (۱) ثِقل: عموماً مسافر کے سامان اور مادی بوجھ کے لیے۔

(۲) حَمْل: ایسا بوجھ جو بباطن اٹھایا جائے۔

حِمْل: اٹھانے والے کی استطاعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ مادی بوجھ۔

(۳) وَقر: عموماً معنوی بوجھ کے لیے آتا ہے۔

وِقر: اٹھانے والے کی استطاعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ معنوی بوجھ۔

(۴) وِزر: عموماً گناہوں کے لیے۔ گناہوں کا بار۔ پاپ کی گٹھری۔

(۵) اصر: عہد و پیمان، شرعی احکام کی ذمہ داریاں یا رسم و رواج کی جکڑ بندیاں۔

(۶) کَلّ: کسی بے اختیار و ناتوان کی تربیت کے بوجھ کے لیے آتا ہے۔

(۷) وزن اور موازین: وُہ بوجھ جو تلنے کے لیے ترازو میں رکھ دیا جائے۔

۵۱۔ بوجھل (بھاری یا گراں) ہونا

کے لیے ثَقُلَ، کَسَلَ، اَدَّ (اود) کَبُرَ اور کَبِیْرَۃٌ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ ثَقُلَ: بمعنی تول میں کسی چیز کا بھاری ہونا جیسے کہ آیت بالا سے واضح ہے۔

۲۔ کَسَلَ: سستی کی وجہ سے طبیعت کا بوجھل اور بھاری ہونا اور الکَسَل بمعنی ایسے معاملہ میں گرانباری ظاہر کرنا جس میں گرانباری مناسب نہ ہو (مف)۔ منافقین کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَا یَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ کُسَالٰی (۹/۵۴) — اور وُہ نماز کو آتے ہیں تو سست اور کاہل ہو کر۔

۳۔ اَدَ: (اود) بمعنی بوجھ یا محنت و مشقت کی زیادتی کی وجہ سے طبیعت کا گرانبار ہونا (مف) ارشادِ باری ہے:

وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ (۲/۲۵۵) — اور زمین و آسمان کی حفاظت اللہ تعالیٰ کو گرانبار نہیں کرتی۔

۴۔ کَبُرَ اور کَبِیْرَۃٌ: کسی کام کو مشکل اور بھاری سمجھنے کی وجہ سے طبیعت کا گراں بار ہونا۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ قَفّٰی اور قَفّٰی : القفاء کے معنی گدّی کے ہیں۔ اور قفا۔ یقفوا کے معنی کسی کی گدّی پر مارنا اور کسی کے پیچھے لگ جانا یا پیچھے پڑجانا (مف) ارشادِ باری ہے :

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۔ اور جس چیز کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ۔

اور قَفّٰی کے معنی کسی کے پیچھے کسی چیز کو لگاتار لگانے کے ہیں (اسی سے لفظ قافیہ ہے۔ اس طرح پیچھے لگانا کہ تسلسل قائم رہے۔ ارشادِ باری ہے :

وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ (۲/۸۷) اور ان کے پیچھے یکے بعد دیگرے پیغمبر بھیجتے رہے۔

۳۔ اَغْرٰی : کے معنی کتّے یا کسی شکاری جانور کو برانگیختہ کر کے شکار کے پیچھے لگا دینا (مف) پنجابی شِشکارنا۔ ارشادِ باری ہے :

فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ پھر ہم نے لگا دی آپس میں ان کے دشمنی اور کینہ۔ (عثمانیؒ) (۵/۱۵)

ماحصل : (۱) اِتَّبَعَ : عام ہے۔ لازم اور متعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ یعنی پیچھے لگنا اور لگانا۔ (۲) قَفٰی : کسی چیز کے پیچھے پڑجانا اور قَفّٰی : کسی چیز کے پیچھے کسی کو تسلسل کے ساتھ لگانا۔ (۳) اَغْرٰی : کسی چیز کو ابھار کر دوسرں کے پیچھے لگا دینا۔

۵۳۔ پیچھے کے دوسرے مشتقات

علاوہ ازیں "پیچھے" کے کچھ مشتقات ایسے ہیں جن کے لیے قرآن کریم میں ایک ہی لفظ آیا ہے اور وُہ یہ ہیں :

(۱) پیچھے چلنا کے لیے اِتَّبَعَ اور

(۲) پیچھے دیکھنا کے لیے اِلْتَفَتَ : لَفَتَ کے معنی کسی چیز کو موڑ کر دائیں یا بائیں کر دینا۔ (م۔ل) اور اَلتفت کے معنی مڑ کر دیکھنا۔ توجہ کرنا اور پیچھے کی طرف دیکھنا ہے۔ التفات مشہور لفظ ہے۔ ارشادِ باری ہے :

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ ۔ (۱۵/۶۵) تو آپ کچھ رات رہے سے ان کو لے نکلیں اور خود ان کے پیچھے چلیں اور آپ میں سے کوئی شخص پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔

۳۔ پیچھے ہٹنا کے لیے خَنَسَ : خنس کے معنی پیچھے ہٹنا اور سکڑ جانا (منجد) اور بمعنی سیدھا چلتے چلتے ایک قدم پیچھے ہٹ جانا (مف) آنکھ بچا کر یا چوری چُھپے پیچھے ہٹ جانا۔ (م۔ل) اور خَانِسٌ بمعنی پیچھے ہٹ جانے والا۔ اس کی جمع خُنَّسٌ آتی ہے۔ ارشادِ باری ہے :

فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۔ ہم کو ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور جو سیر کرتے ہیں اور غائب ہو جاتے ہیں۔ (۸۱/۱۵)

اور خَانِسٌ سے اسم مبالغہ خَنَّاس ہے یعنی جس نے بار بار پیچھے ہٹ جانے کو اپنا وطیرہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ بِضْع: تین سے لے کر دس تک کے درمیانی اعداد میں ہر ایک کو بضع کہہ سکتے ہیں (ف ل ۲۷۔ مف) ۲ سے ۹ تک کے صرف طاق اعداد بضع ہیں (م۔ق) قرآن میں ہے:

وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ (۳/۴) — اور وہ (اہل روم) اپنی شکست کے بعد عنقریب غالب آئیں گے۔ چند ہی برسوں میں۔

۳۔ نَفَرٌ: اَلنَّفَرُ بمعنی سارے لوگ بھی اور تین سے لے کر دس تک کی جماعت اُو ثَلَاثَةُ نَفَرٍ اَوْ اَنْفَارٍ بمعنی تین آدمی (منجد) ارشادِ باری ہے:

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا (۷۲/۱) — (اے پیغمبرؐ! لوگوں سے) کہہ دو کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (اس کتاب کو) سنا تو کہنے لگے ہم نے ایک عجیب قرآن سنا۔

ماحصل: (۱) معدودۃ: گنتی کے چند۔ زیادہ کے مقابلہ میں کم۔ (۲) بضع: ۳ سے ۹ تک عام چیزوں کے لیے۔ (۳) نفر: ۳ سے ۹ تک کی جماعت۔ ذوی العقول کے لیے۔

۱۸ — چن لینا

کے لیے اِخْتَار (خیر)، اِصْطَفٰی (صفو)، اِجْتَبٰی (جبو) اِسْتَخْلَصَ (خلص) اور اِصْطَنَعَ (صنع) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اِخْتَار: خیر ہر اس چیز یا بات کو کہتے ہیں جو سب کو مرغوب ہو (مف) اور اختار سے مراد یہ ہے کہ ایک ہی جنس کی بہت سی اشیاء میں بہتر چیز کا انتخاب کر لینا۔ (مف) قرآن میں ہے:

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا (۷/۱۵۵) — اور موسیٰؑ نے اس میعاد پر جو ہم نے مقرر کی تھی اپنی قوم میں سے ستر آدمی منتخب کیے۔

۲۔ اِصْطَفٰی: اَلصَّفَا اور صفو کے معنی ہیں پاک و صاف ہونا (مف) اَلصَّفِيُّ اور اَلصَّفْوَۃُ مخلص دوست کو کہتے ہیں (منجد) اور اصطفیٰ بمعنی پاکیزگی اور طہارتِ نفس کی بنا پر کسی چیز کا انتخاب کرنا۔ قرآن میں ہے:

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (۳/۳۳) — بیشک اللہ تعالیٰ نے آدمؑ، نوحؑ، آل ابراہیمؑ اور آل عمران کو تمام جہان والوں سے برگزیدہ کیا۔

۳۔ اِجْتَبٰی: جبو کے معنی (۱) کسی چیز کو جمع کرنا (۲) پھر اسے کہیں لے جانا۔ یُجْمَعُ وَ یُحْمَلُ (م۔ق) ابن فارس کے الفاظ میں جمع الشئ والتجمّع (م۔ل) ہیں۔ نیز جبو کا لفظ عموماً خراج یا محصول اکٹھا کرنے کے لیے آتا ہے جس میں اسے خزانہ تک پہنچانا بھی شامل ہے۔ اور مُجْبیٰ بمعنی خراج۔ (م۔ق) قرآن میں ہے:

يُجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ — یعنی مکہ میں ہر قسم کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں (عثمانیؒ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: (۱) طَلَب: عام لفظ ہے کسی چیز کو طلب کرنا۔ چاہنا۔ ڈھونڈنا۔

(۲) اِبْتِغَاء: کسی چیز کے ڈھونڈنے میں سعی بسیار کرنا۔

(۳) تَحَسَّس: کسی چیز کی تلاش میں حواس خمسہ سے کام لینا جو بیرونی حالات سے متعلق ہو۔

(۴) تَجَسُّس: ٹوہ لگانا۔ کسی کے عیب اور کمزوریاں تلاش کرنا اور دوسروں کو خبر دینا۔

(۵) اِلْتَمَسَ: کسی چیز کو ڈھونڈنے کے لیے بار بار کوشش کرنا۔

(۶) جَاسَ: کسی چیز کی طلب میں انتہا کو پہنچنا۔ شدید حرص کے ساتھ ڈھونڈنا۔

(۷) بَعْثَرَ: الٹ پلٹ کر کے کوئی چیز ڈھونڈ نکالنا۔

(۸) تَحَرّٰی: بہتر اور مناسب تر کی تلاش کرنا۔

ڈھیر ——— ڈھیر لگانا کے لیے دیکھیے ——— "وافر۔ بہت"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَاسِكُوْهُ (۲۲/۶۷) وہ اسی طرح بندگی کرتے ہیں۔

مَنْسَك کا لفظ بالعموم حج کے شعائر و احکام اور ادائیگی سے مختص ہو گیا ہے۔ مناسکِ حج، بمعنی اعمالِ حج ادا کرنے کے مقامات، قاعدے اور طریقے۔ اور نسك اس قربانی کو کہتے ہیں جو حج کے دوران کی جاتی ہے (تفصیل کے لیے دیکھیے عنوان "قربانی") جیسے فرمایا:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ (۲/۱۹۶) پھر جو شخص (حج کے دوران) بیمار ہو جائے یا اس کے سر میں تکلیف ہو (اور اسے سر منڈانا ہی پڑے) تو اس کے عوض روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔

۷۔ شَاكِلَة: شَكَلَ بمعنی مشتبہ ہونا۔ اور شَكَلَ الدَّابَّة بمعنی جانور کو پائے بند ڈالنا (منجد) اور اَلنَّاسُ اَشْكَالٌ وَّاُلَّافٌ بمعنی لوگ آپس میں مشابہ اور الفت کرنے والے ہیں (مف) گویا شکل کے معنی میں دو باتیں پائی جاتی ہیں شکل و صورت میں اشتباہ اور پابندی۔ اور شَاكِلَة وہ مخصوص انداز، ڈھب ڈھنگ یا طریقہ ہے جو انسان اپنی طبیعت کی افتاد کی بنا پر اختیار کرتا ہے۔ جیسا کہ حضورؐ نے فرمایا ہے: "كُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ" اس کی مثال یوں سمجھیے کہ ایک شخص کھلے بندوں صدقہ و خیرات اس بنا پر پسند کرتا ہے کہ دوسروں کو بھی ایسا کرنے کی رغبت ہو، نمائش مقصود نہ ہو مگر دوسرا اسے یوں دینا پسند کرتا ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہو۔ اب یہ دونوں طریق جائز اور درست ہیں۔ عمل بھی ملتا جلتا بلکہ ایک ہی ہے لیکن طریق ادائیگی دونوں کا الگ الگ ہے جو اُن کی اپنی اپنی پسند اور صوابدید کے مطابق ہے۔ یہ شَاكِلَة ہے۔ ارشادِ باری ہے:

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ (۱۷/۸۴) آپ کہہ دیجئے کہ ہر شخص اپنے اپنے طریق پر عمل کرتا ہے۔

ڈھنگ (عثمانی)

۸۔ مَعْرُوْف: (ضد منکر) عَرَفَ بمعنی پہچاننا۔ اور معروف ہر وہ طریقہ ملکی دستور یا رسم و رواج ہے جو معاشرہ میں جانا پہچانا ہو اور اسے اچھا سمجھا جاتا ہو اور شریعت میں اسکے متعلق خواہ کوئی رہنمائی ملے یا نہ ملے جیسے اپنے سے بڑوں کے سامنے ادب سے بیٹھنا اور انہیں جی یا آپ کہہ کر پکارنا، ان باتوں کا شریعت میں حکم نہیں۔ تاہم اچھی باتیں ہیں۔ یہ معروف ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ۔ (۲/۲۴۱) اور مطلقہ عورتوں کو بھی دستور کے مطابق نان و نفقہ دینا چاہیے۔

۹۔ خُلُق: خَلْق خِلْقَت یعنی اس شکل و صورت پر بولا جاتا ہے جس کا تعلق ادراک بصر سے ہوتا ہے اور خُلُق کا تعلق قوائے باطنہ اور عادات و خصائل کے معنی میں ہوتا ہے جن کا تعلق بصیرت سے ہے (مف) خُلْق اور خُلُق بمعنی طبیعت، خصلت، سرشت (منجد) یا وہ عادت و طریقہ جو طبیعت کے ساتھ رچ بس گیا ہو۔ (ج اَخْلَاق) قرآن میں ہے

اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ (۲۶/۱۳۷) یہ تو اگلوں ہی کے طور طریق ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گ

۱ــــــ گاڑنا

کے لیے نَصَبَ، اَرْسٰی (رسو)، دَسَّ اور وَأَدَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ نَصَبَ: بمعنی کسی چیز کو کھڑا کرنا اور گاڑنا۔ اس طرح کہ اس کا کچھ حصہ زمین کے اندر ہو اور زیادہ حصہ باہر اسی اور سمت میں ہو جیسے زمین میں جھنڈا یا نیزہ گاڑنا یا عمارت یا پتھر کو کھڑا کرنے پر نصب کا لفظ بولا جاتا ہے (م۔ل۔مف) اور نصب اس بت کو بھی کہتے ہیں جو کسی جگہ فٹ کر دیا گیا ہو۔ تھان۔ (ج انصاب اور نُصُب) ارشادِ باری ہے:

وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ (۸۸/۱۹) (کیا وہ دیکھتے نہیں کہ) پہاڑ کس طرح گاڑ دیے گئے ہیں!

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (۵/۴) اور وہ جانور (بھی تم پر حرام ہے) جو تھانوں پر ذبح کیا جائے۔

۲۔ اَرْسٰی: رسو بمعنی ثابت و استوار ہونا۔ اور اَرْسٰی بمعنی کسی چیز کو زمین میں اس طرح گاڑنا کہ اس کا زیادہ حصہ زمین کے اندر ہو اور تھوڑا باہر۔ کہتے ہیں، رَسَا الْوَتَدَ فِي الْأَرْضِ بمعنی کھونٹے کو زمین کا گاڑا یا ٹھونک دیا (منجد) اور رَاسِيَه بمعنی پہاڑ۔ اور اس کی جمع رَوَاسِي ہے۔ راسیة ایسے پہاڑوں کو کہتے ہیں جو زمین پر دور دراز رقبہ میں پھیلے ہوں کہ ان کا زیادہ حصہ زیر زمین ہی ہوتا ہے۔ اور رواسی بمعنی سلسلہ ہائے کوہ۔ اور پہاڑ کے گاڑنے کے لیے اللہ نے نصب اور رسو دونوں الفاظ استعمال فرمائے ارشادِ باری ہے:

وَالْجِبَالَ أَرْسَاهَا (۷۹/۳۲) اور اس (زمین) میں پہاڑوں کو گاڑ دیا۔

نیز فرمایا:

هُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا (۱۳/۳) اور وہی تو ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور نہریں بنائیں۔

۳۔ دَسَّ: بمعنی کسی چیز کو مٹی میں چھپا کر گم کر دینا (م۔ق) اور بمعنی ایک چیز کو دوسری چیز میں زبردستی داخل کرنا (مف) اور بمعنی کسی شے کو مٹی کے نیچے چھپانا۔ دھنسانا۔ اور دَسَّ عَلَيْهِ بمعنی سازش کرنا۔ خفیہ حیلہ کرنا (منجد) قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہو سکے (منجد) قرآن میں ہے :

قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ (۱۲/۴۴) — کہنے لگے یہ تو مخلوط قسم کے خواب ہیں اور ہمیں ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں آتی۔

ماحصل : (۱) خَلَطَ : مختلف اشیاء کو ملا کر خلط ملط کر دینا۔

(۲) اَلْحَقَ : پیچھے سے ملانا۔

(۳) وَصَلَ : ملانا اور جوڑنا۔

(۴) اَلَّفَ : منتشر اجزاء میں ہم آہنگی پیدا کر کے ملانا۔

(۵) لَبَسَ : دھوکہ دینے کے لیے کسی چیز کو دوسری سے ملانا۔ اس کا استعمال اعراض میں اور کلام کی صورت میں ہوتا ہے۔

(۶) رَکَّبَ : ایک چیز کو دوسری سے پھر تیسری سے ملا کر ایک کر دینا۔

(۷) ضَمَّ : ایک ہی چیز کے متعلقہ حصّہ کو اس کے ساتھ ملانا۔

(۸) مَشَجَ : دو ہم جنس چیزوں کا مخلوط ہو جانا۔

(۹) مَزَجَ : کسی مشروب میں کوئی چیز ملانا۔

(۱۰) مَرَجَ : دو ہم جنس چیزوں کا اس طرح ملانا کہ ان کی انفرادی حیثیت برقرار رہے۔

(۱۱) شَوْبٌ : ہر خوردنی چیز جو دوسری میں ملا کر کھائی یا پی جائے۔

(۱۲) ضَغَثَ : گفتگو کو گڈمڈ کرنا۔ خلط مبحث۔

منتشر ہونا ، دیکھیے "بکھرنا" — من گھڑت دیکھیے "اٹکل پچو"

منت ماننا ، "نذرو نیاز" — منع کرنا ، " روکنا"

۴۰ — مُنہ پھیرنا

کے لیے اَعْرَضَ (عَنْ) اور تَوَلّٰی (عن) اور صَدَفَ کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ اَعْرَضَ (عن)۔ عَرَضَ کے معنی کسی کے سامنے کوئی چیز پیش کرنا۔ اور عَرَضَ بمعنی التجا۔ گزارش (منجد) اَعْرَضَ عَنْ سامنے سے ہٹ جانا۔ منہ پھیر لینا۔ ارشادِ باری ہے :

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا (۲۰/۱۲۴) — اور جو کوئی میری نصیحت سے منہ پھیرے گا تو اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی۔

۲۔ تَوَلّٰی عَنْ : تَوَلّٰی بمعنی کسی کو دوست بنانا۔ اور تَوَلّٰی (عن) بمعنی دوستی سے دستبردار ہو جانا ' منہ پھیرنا۔ دور ہونا۔ چھوڑ دینا (منجد) ارشادِ باری ہے :

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ (۲۷/۱۷۸) — تو ایک وقت تک ان سے اعراض کیے رہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک دعائیں کرتے ہیں۔ وقوف عرفات حج کا رکنِ اعظم ہے۔ اور یوم عرفہ ۹ ذی الحجہ کا دن ہے ۔ جو عرفات پہنچنے کی تیاری کا دن ہے۔ اور عَرَّفَ الْحُجَّاج بمعنی حاجی عرفات میں ٹھہرے۔

۸۔ مشعرالحرام: مشعر (ج مشاعر) شعائر کے معنی ہی میں آتا ہے۔ بمعنی اعلامِ دینیہ۔ اور مشعرالحرام مزدلفہ کے پاس ایک پہاڑی کا نام ہے۔ ۹ ذی الحجہ کو عرفات سے واپسی پر حاجی لوگ یہاں رات گزارتے اور دُعائیں کرتے ہیں۔ پھر یہیں سے رمی کے لیے کنکریاں چن کر ساتھ لے جاتے ہیں۔ ارشاد باری ہے،

فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَٰتٍ فَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ عِندَ ٱلْمَشْعَرِ ٱلْحَرَامِ (۲/۱۹۸)	پھر جب عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعرالحرام کے پاس ٹھہر کر اللہ کو یاد کرو۔

۹۔ بدر، مدینہ سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر ایک میدان۔ جو مدینہ سے مکہ کو آتے ہوئے راستہ میں ایک طرف پڑتا ہے۔ اسی مقام پر مشہور معرکہ بدر ۲ھ میں پیش آیا تھا۔ ارشاد باری ہے:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ ٱللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ (۳/۱۲۳)	اور اللہ تعالیٰ نے بدر کے میدان میں تمہاری مدد کی تھی جبکہ تم کمزور تھے۔

۱۰۔ حُنَین، مکہ اور طائف کے درمیان ایک وادی کا نام جہاں فتح مکہ کے بعد شوال ۸ھ میں اہلِ ہوازن سے مشہور غزوۂ حنین بپا ہوا۔ ہوازنی ماہر تیرانداز تھے۔ مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار تھی اور کفار سے زیادہ تھی۔ کچھ فتح مکہ کا اثر، کچھ کثرت تعداد کا گھمنڈ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ابتداءً مسلمانوں کو شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ پھر لشکر کو دوبارہ بلایا گیا تو اللہ نے مہربانی فرمائی اور شکست کو فتح میں بدل دیا۔

ارشاد باری ہے؛

لَقَدْ نَصَرَكُمُ ٱللَّهُ فِى مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ (۹/۲۵)	اللہ تعالیٰ نے بہت سے میدانوں میں تمہاری مدد کی ہے۔ اور حنین کے دن بھی مدد کی جبکہ تمہیں اپنی کثرتِ تعداد پر ناز تھا۔

۱۱۔ مسجد الاقصیٰ، لغوی معنی بہت دور کی مسجد۔ اور اس سے مراد بیت المقدس ہے جو مسلمانوں کا قبلۂ اول تھا۔ روئے زمین پر کعبہ یا بیت اللہ کے بعد یہی مسجد بنائی گئی۔ اور اس کو مسجدِ اقصیٰ اس لیے کہا گیا کہ وہ مسجد الحرام سے مسافت بعیدہ پر واقع ہے۔ بعد میں یہی نام معرفہ کے طور پر استعمال ہونے لگا۔

ارشاد باری ہے؛

سُبْحَٰنَ ٱلَّذِىٓ أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِۦ لَيْلًا مِّنَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ إِلَى ٱلْمَسْجِدِ ٱلْأَقْصَا (۱۷/۱)	پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو ایک رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔

۱۲۔ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى، سِدْرَة بمعنی بیری کا درخت اور مُنْتَهٰى بمعنی انتہائی حد پر واقع بیری کا درخت۔ یہ آسمانوں میں ایک مقام ہے جہاں عالم سفلی کے معلومات ختم ہو جاتے ہیں اور عالم علوی کے افاضات بھی وہیں سے نیچے نازل ہوتے ہیں۔ اسی مقام پر رسول اکرمؐ نے جبرئیل کو اصلی صورت میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ